72831 ـ دوران ڈرائیونگ موبائل فون پر بات کرنے کے چالان سے بچنے کے لیے ٹریفك پولس کو رشوت دینے کا حکم

سوال

ہمارے ملك میں قانون ہے كہ اگر دوران ڈرائیونگ موبائل فون پر بات چیت کی جائے تو ٹریفك پولیس پانچ سو دینار جرمانہ کرتی ہے، تو کیا اگر اتنی رقم ہو یا نہ ہو تو کیا اس جرمانہ سے بچنے کے لیے رشوت دی جا سکتی ہے، یہ علم میں رہے كہ اگر اتنی رقم پاس نہ ہو تو جیل جانا پڑتا ہے، مجھے کیا کرنا چاہیے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

شریعت ربانیہ ایسے قانون لائی ہے جو انسان کی ضروریات خمس یعنی دین، عقل اور مال و عزت، اور جان کی حفاظت کرتے ہیں، اور اس میں کوئی شك و شبہ نہیں كہ ٹریفك قانون کے اصول و ضوابط کا التزام اور احترام کرنا جان و مال کی حفاظت میں ممد و معاون ثابت ہوتا ہے.

اس بنا پر شریعت اسلامیہ مسلمانوں کا ان قوانین اور اصول و ضوابط پر التزام کرنے کا پابند کرتی ہے، اور خاص کر وہ اصول و ضوبط جو شریعت اسلامیہ سے متصادم و مخالف نہیں، بلكہ صرف لوگوں کی جان و مال اور ان کی امتلاك محفوظ رکھنے کے لیے ہیں.

اور پھر ان ٹریفك قوانین کی خلاف ورزی کا نقصان اور ضرر صرف اکیلے ڈرائیور کو ہی نہیں ہوتا بلكہ یہ تو تجاوز کر کے اس کے علاوہ دوسرے لوگوں کو بھی نقصان دیتا ہے، سڑکوں پر ٹریفك قوانین کی خلاف ورزی کے نتیجہ میں جو حادثات ہوتے ہیں ان میں کئی ایك فریق کو نقصان ہوتا ہے، اور یہ چیز خلاف ورزی کرنے والے کے ذمہ میں کئی ایك احکام لاگو ہوتے ہیں مثلا دیت، اور روزے، اور نقصان کا معاوضہ وغیرہ.

اور ان اصول و ضوابط کی خلاف ورزی کرنے والے کے لیے جرمانہ کی ادائیگی شرعا جائز ہے، اسحاق بن راہویہ، اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے ساتھی ابو یوسف، اور مالکیہ میں سے ابن فرحون، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور ابن قیم رحمہم اللہ کا قول یہی ہے.

بلكہ ابن قیم رحمہ اللہ نے تو اپنی کتاب " الطرق الحكمیۃ " میں مالی تعزیر کے جواز پر بہت سارے دلائل بیان کیے ہیں، اور اس میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی کلام نقل کی ہے، اور اسے منسوخ قرار دینے والے کا رد بھی کیا ہے.

اور سنن ابو داود کی تھذیب کے حاشیہ پر لکھا ہے:

" اور شرعی مالی سزاؤں کے ثبوت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی ایك احادیث ثابت ہیں، نہ تو کسی دلیل اور نہ ہی ان کے بعد خلفاء راشدین کے عمل سے اس کا منسوخ ہونا ثابت ہے " انتہی.

دیکھیں: حاشیۃ علی تھذیب سنن ابوداود (4 / 319).

اور یہ جرمانہ معقول قسم کا ہونا چاہیے کہ اس سے مقصود مصلحت پوری ہو سکے، اور وہ مصلحت یہ ہے کہ لوگوں اس خلاف ورزی سے روکا جا سکے، اور خلاف ورزی کے اعتبار سے جرمانہ زیادہ ہونے میں بھی کوئی حرج نہیں تا کہ اس کا جان اور دوسروں پر کوئی اثر بھی ہو.

اس مسئلہ کی مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (21900) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اس میں کوئی شك و شبہ نہیں کہ دوران ڈرائیونگ موبائل فون کا استعمال کرنے سے حادثات کا باعث بنتا ہے، جس کی نتیجہ میں مال تلف ہونے کے علاوہ جانیں بھی تلف ہوتی ہیں.

پوری دنیا میں اس وقت دانشور حضرات یہ آواز اٹھا رہے ہیں کہ دوران ڈرائیونگ موبائل فون استعمال کرنے سے منع کرنے کے لیے بہت شدید قسم کی سزا کا ہونا بہت ضروری ہے، اور برطانیا میں کئی بار سروے سے یہ بات سامنے آ چکی ہے کہ شراب نوشی کی حالت میں گاڑی ڈرائیو کرنے اور گاڑی پر کنٹرول کرنے سے بھی زیادہ موبائل فون استعمال کرنے کا ڈرائیونگ پر منفی اثر پڑتا ہے!

ان سروے سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ جو ڈرائیور دوران ڈرائیونگ موبائل فون کا استعمال کرتا ہے اس کا گاڑی پر کنٹرول نشہ کی حالت میں گاڑی چلانے والے ڈرائیور سے بھی تیس فیصد کم ہوتا ہے!!

لیکن اگر اس کا موازنہ عام شخص کے ساتھ کیا جائے تو پھر اس کا کم از کم تناسب پچاس فیصد ہوتا ہے !

بلکہ بعض ماہرین کا کہنا ہے کہ:

دوران ڈرائیونگ موبائل فون کا استعمال چاہے وہ ہیڈ فون کے استعمال کے ذریعہ ہی ہو اس سے حادثات کا چار سو فیصد احتمال بڑھ جاتا ہے!

اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ بروز بدھ کا اخبار " الوطن " اور القطریۃ الموافق (20 / 7 / 2005 میلادی) کا مطالعہ کریں.

خلاصہ یہ ہوا کہ:

دوران ڈرائیونگ موبائل فون کا استعمال کرنا حادثات کا رئیسی اور بنیادی سبب ہے، اس کی خلاف ورزی کے نتجیہ میں سزا ہونی چاہیے چاہے وہ مالی شکل میں ہو، یا پھر اتنی قید ہو جو اس سے بری کر سکے، اس بنا آپ کے لیے ٹریفك پولیس کے اہلکار کو اس سزا سے بچنے کے لیے رشوت دینی جائز نہیں، کیونکہ آپ نے خود کوتاہی کی اور حد سے تجاوز کرتے ہوئے قانون توڑا ہے.

لیکن اگر پولیس اہلکار ظالم ہو کہ اس نے آپ کے خلاف ایسا دعوی اورالزام عائد کیا جس کے آپ مرتکب ہی نہیں ہوئے تو پھر اس حالت میں اگر آپ اس کے ظلم سے رشوت دیے بغیر چھٹکارا حاصل نہیں کر سکتے تو رشوت دینے میں کوئی حرج نہیں.

اس کا بیان آپ سوال نمبر (72268) کے جواب میں دیکھ سکتے ہیں.

واللہ اعلم .